O

سامنے بیٹھ کر جھوٹ کہتا رہا، مَیں اُسے ٹوکتا بھی تو کیا ٹوکتا
شرم ہی چھوڑ دی جس نے اُس شخص کو اب بھلا بولتا بھی تو کیا بولتا

اپنے ماضی کو یکسر بھلا کر مِلا، اپنی بابت بہت مسکرا کر مِلا
میرے اِک اِک رویے کا طعنہ دیا، میں اُسے روکتا بھی تو کیا روکتا

شدّتِ ہجر سے جسم دُکھتا رہا، شدّتِ کرب سے جاں بلب ہو گیا
نیم مردہ تھا جب اُس نے آواز دی، میں اگر چونکتا بھی تو کیا چونکتا

https://emad-ahmad.com/

اُس نے مجھ سے کہا تو رذیلِ جہاں، اُس نے مجھ سے کہا تو سگِ بے مکاں
پھر کہا بول اب مجھ سے کیا چاہیئے، میں بھلا بھونکتا بھی تو کیا بھونکتا

بے مہر راستے، بے یقیں منزلیں، بے ثمر رات دن، بے نشاں زندگی
ایک انساں بھٹک کر کہیں گم گیا، مَیں اُسے ڈھونڈتا بھی تو کیا ڈھونڈتا

غیرتِ آبرو، جرأتِ آرزو، شدّتِ جستجو اور کیا چاہیئے
میرِ منزل کو اندر ہی پایا سدا، جابجا دیکھتا بھی تو کیا دیکھتا

نیم تاریک راہوں پہ میرے سِوا، کارواں کا محافظ کوئی بھی نہیں
اپنے اندر سے آتی رہی یہ صدا، اِس سے میں بھاگتا بھی تو کیا بھاگتا

زخمِ دل سل گئے، چشمِ نم سو گئی، آہِ دم رُک گئی، حالتِ غم گئی
زندگی سے عماد اور کیا مانگتا، تُو بتا چاہتا بھی تو کیا چاہتا

https://emad-ahmad.com/